

DEPARTMENT OF URDU

Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)



DR. MUSTAFIZ AHAD

Assistant Professor

Mob- 9955722260, 9472079131

Email:- ahadmustafiz@gmail.com

lcollegeprincipal@gmail.com

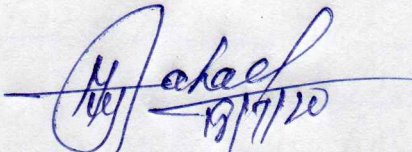
Ref. No:.....

Date :.....

B. A. Urdu (Hons) part-I

Paper-II

TOPIC:- Mohammad Hasan ka
Darsana "Zohhak"


13/7/20

کا نقشہ طاری ہے اور یہ مسلسل مسلسل کے بارے میں ہے۔ فوج، فنکار، شاعر،

رفیقوں کا، معلم، عدلیہ غرضیکہ تمام لوگ جو اعلیٰ عهدوں پہنچا رہے ہیں، سب کے سب حفاکار کا ساتھ دیتے ہیں۔ سب کا ضمیر بچوں دیکھتا ہے اور ایک بار ملکر اپنی اپنی کھیر فروشی کا سامنا کرتے ہیں۔ لیکن خفیہ آئینہ سب کو دکھائی دیتی ہے اور انہیں گرفتار کرنے جلا دے گا۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر محمد حسن امیر جنسی کا نظموں اور یادوں سے متاثر ہو کر یہ ڈرامہ لکھا ہے اس لئے امیر جنسی کا عقیدہ دار اول کے جملے پیش نظر ہے۔ ملاحظہ ہو جملہ جملے۔

۱۲ " پڑھنے والوں کی زبانیں گوی سے گھنٹے کوئے شکر کرنے والے دل ان کے سینے سے

چھین کر ان کا لہو۔ بیماری مملکت میں سوال چرم ہے۔

۱۳ " اور بھلے بات لا توں کرنا چرم ہے "

۱۴ " تم میں سے کسی کا بھی خود تلوار سے لکھا نہیں "

۱۵ " پیدا آوار کی کمی کو پورا کرنے کے لئے آواروں کا کم کرنا ضروری ہوا اور ہردوں کو اختہ کرنا جائز ہے۔

سندھ و بالا عبادت اس سیاق میں دیکھیں کہ امیر جنسی کے زمانے میں شکر، جو بہ لالہ پتھر، اور ہنسا شاکا ہنڈھی کے بعض اقوال نقل کرنا بھی شروع تھا۔ امیر جنسی میں علم و فن اور کردار و محترم آواروں کی کسی طرح تزلزل ہوئی تھی وہ اس ڈرامہ میں دکھائی۔ فوجی آفسر اور پتھر دہاکی کو کہہ کر سید زوری سے اور ان کی آنکھوں میں لاشوں جھونک دیکھا ہے۔ جملہ۔

" ہم اپنی جگہ، دار قبائل اور اعزازات کی کمی نہیں پتھر میں لالہ پتھر کا باوجود

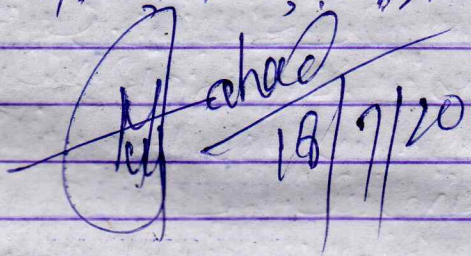
مبارتہ " غلام ہوں، یہ غلام اس سے آئے کچھ نہیں ہے کچھ بھی نہیں۔ "

سب سے امیر اور لطف خدیوہ بلکہ مصنف نے مہا شاکا ہنڈھی کے اقوال کو امیر جنسی کی زبانوں میں خوب جاساں کیا ہے۔ قد کوٹ کی آنکھوں پر شاکا ہنڈھی جانی ہیں، کاتوڑی میں اور کئی محو کئی جانی ہے اور پتھر ٹکڑے سے دیکھا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ہر اٹھ دیکھیں ہر اٹھ دیکھیں اور ہر اٹھ بولیں۔

ان جھوٹے چھوٹے جھوٹے حملوں سے امیر جنسی کا نام و استداد کے خلاف مصنف کا چہرہ اچھا ہے آئینہ نہیں ہوتا۔ ان کے عقیدے کی صورت اور ان کے بیان کا زور ڈرامہ کا مطالعہ سے ہی معلوم ہو گا ہے۔ بلکہ اگر ہم فراموش کر دیا جائے کہ یہ ڈرامہ کب اور کس نے لکھا ہے تو اسٹاڈو گہا جائے گا ہے کہ اور اور کئی کئی ادب میں امیر جنسی کے خلاف اشارہ

دیا گیا ہے۔ ان مواقع پر ممالک اور درمیان ایک عمومی اور تمام کرداروں کے لئے نفاذ اور جوجو سے برائی،
درستی، اور ممالک کی ادائیگی اور حکمت و حکمت میں ہر اظہار کے لئے نظر کو پیش نظر رکھنا
مؤثر ہوگا۔

اس میں بہ خیال درست نہیں ہے کہ اس ڈرامہ کو اسٹیج پر پیش کرنا ڈرامہ سے اللہ تعالیٰ
مکمل اور مسائل پر ہیں۔ "فضحا" کے کردار کے ایک اسے ماسک (Mask) کی صورت
میں جس کے حصہ پر خود کی شکل ہو اور اس کے ساتھ ہر دوروں میں کی گئی تھی یہاں
جائے یا ان میں ہر دور کا علامتی اظہار ہو۔ انہیں اس ڈرامہ کو مناسب موقع اور
محل پر چند بنیادی تبدیلیاں ہوتی کار لاکر اس میں پیش کیا جائے۔

The block contains a handwritten signature that appears to be "Al-ahad" and a date "18/7/20". The signature is written in a stylized, cursive script.

DEPARTMENT OF URDU

Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)



DR. MUSTAFIZ AHAD

Assistant Professor

Mob- 9955722260, 9472079131

Email:- ahadmustafiz@gmail.com

lcollegeprincipal@gmail.com

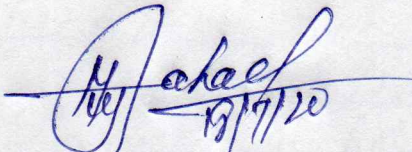
Ref. No:.....

Date :.....

B. A. Urdu (Hons) part-I

Paper-II

TOPIC:- Mohammad Hasan ka
Darsana "Zohhak"


13/7/20

محمد حسن کا ڈرامہ "ٹھاک"

ڈاکٹر محمد حسن اردو ادب کی تاریخ میں کسی عارف و محتاج پیش میں۔ ان کامیابی مناز حسین، محمد حسن عسکری، خورشید اسلام، شمس الرحمن فاروقی، گوپال چند نارنگ، واپس آغا، نمرائیس اور وہا۔ ایشیائی رسالہ برکے احترام سے لکھا گیا ہے۔ یہ لوگ اردو کے ممتاز اور نظریہ ساز فنکاروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ محمد حسن انڈیا کی اور سماج سے ادب کے ترقی و تعلق کے قابل ہیں۔ اور وہ کو سماج کا معیار، اخلاق کا معلم اور سیاست کا اسپرمانت ہیں۔ یہاں سے کسی فنکار کے درمیان میں قدر کے انداز میں نہیں اور کسی بھی حالت میں ان فنکاروں کو ترقی انداز کرنے پر ہی راضی نہیں جو فن کار اپنے فن اور ~~تخلیق~~ آفاقیت و عطا کردہ ہیں۔ ان کی یہ دلچسپی الفاظ میں لکھنے کے لئے کہ ان کا ہر کام جانان احساس کی تسکین سے "عبارت آرائی سے انہوں نے بہت پیہر کیا اور انہی بات کو واضح حلال انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی اور ان کے وجود ان کی شہرت کے لئے صرف سے محروم نہیں۔ ادبی تنقید، شوق، اور شعاعی کا فوری و ترقی پسین نظر، عرض میں، محمد حسن اردو ادب کے نئے نئے سماج پر، سماج ادب کے پیش رو اور ادبی سماجیات ان کی رہنمائی میں "ٹھاک" ان کا ڈرامہ ہے۔ جو سماجی اعتبار سے تخلیقیت سے محروم ہے۔

"ٹھاک" بہت ہی مصبور ملکوں میں کہا جاتا ہے کہ کچھ آثار ڈراما سے تو یہ سماج پرکھا ہے اور ڈرامہ پر کچھ لوگوں نے اعتراض بھی کیا ہے کہ دراصل یہ ڈرامہ افشاریہ اور "ٹھاک" کے ساتھ ساتھ حالانکہ یہ درمیان میں ہے۔

یہ ڈرامہ ایک سیاسی تخیل ہے اور اس میں ہرگز میں حالہ زمانہ (یعنی جب ڈرامہ لکھا گیا تھا) کا ڈراما اور انہی مسائل اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالا گیا ہے۔ "ٹھاک" کا نظریہ تخیلی بہت بلند ہے۔ اس تعلق سے ڈرامہ نے کامیابی سے خود اپنی آنکھوں سے زمانہ کی ترقی اور ترقی و ترقی کو دیکھا کہ بارہ بارہ ہوا جاتا ہے لیکن عہد الہیہ سے کہ سہرا اور اس کے درمیان وندازت میں ایسی ترقی کو ستر عام و تر لانا بھی خواہ ہے اس لئے تخیلی انداز اختیار کرنے سے ہنسائے اور کٹھن عمل اور رد عمل سے لفظوں کی آنکھوں کو خبر دے کر دیکھتے۔ دراصل اس کا موضوع بہرہ و استبداد کا خلاف رہنمائی احتجاج ہے۔ مصنف کے ذہن پر اثر چینی

کا نقشہ طاری ہے اور یہ مسلسل مسلسل کے بارے میں ہے۔ فوج، فنکار، شاعر،

رفیقوں کا، معلم، عدلیہ غرضیکہ تمام لوگ جو اعلیٰ عهدوں پہنچا کر ہیں، سب کے سب حفاکار کا ساتھ دیتے ہیں۔ سب کا ضمیر بچوں دیکھا ہے اور ایک بار ملکر اپنی اپنی کھیر فروشی کا سامنا کرتے ہیں۔ لیکن خفیہ آئینہ سب کو دکھائی دیتی ہے اور انہیں گرفتار کرنے جلا دے گا۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر محمد حسن امیر جنسی کا نظموں اور یادوں سے متاثر ہو کر یہ ڈرامہ لکھا ہے اس لئے امیر جنسی کا عقیدہ دار اول کے جملے پیش نظر ہے۔ ملاحظہ ہو جملہ جملے۔

۱۲ " پوچھنے والوں کی زبانیں گوی سے گھنچ گئے، شکر کرنے والے دل ان کے سینے سے

چھین کر نکال لو۔ بیماری مملکت میں سوال چرم ہے۔

۱۳ " اور بھلے بات لا تو لہو کرنا چرم ہے "

۱۴ " تم میں سے کسی کا بھی خود تلوار سے لکھا نہیں "

۱۵ " پیدا آوار کی کمی کو پورا کرنے کے لئے آواروں کا کم کرنا ضروری ہوا اور ہردوں کو آختہ کرنا جائیلا۔

سندھ و بالا عمارت اس سیاق میں دیکھیں کہ امیر جنسی کے زمانے میں شکر، جو امیر لال پتو، اور ہندو شاہ کاٹھنھی کے بعض اقوال نقل کرنا بھی شروع تھا۔ امیر جنسی میں علم و فن اور کردار محترم آواروں کی کسی طرح تذلیل ہوئی تھی وہ اس ڈرامہ میں دیکھئے۔ فوجی آفسر اور سپردہ جاگی کر کے مکتبہ ضروری سے اور ان کی آنکھوں میں لاجور جھونک دیکھا ہے۔ جملہ۔

" ہم اپنی جگہ، دار قبائل اور اعزازات کی کمی نہیں پھر مسوں کے باوجود

مبارتہ " غلام ہوں، یہ غلام اس سے آئے کچھ نہیں ہے کچھ بھی نہیں۔ "

سب سے امیر اور لطف خدیوہ بلکہ مصنف نے مہاشاہ شاہی کے اقوال کو امیر جنسی کی زبانوں میں خوب جاساں کیا ہے۔ قد کوٹ کی آنکھوں پر پٹیاں باندھی جاتی ہیں، کاتھوں میں اور کھوٹی جاتی ہے اور پھر ٹکٹے سے دیکھا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ہر اٹھ دیکھیں ہر اٹھ دیکھیں اور ہر اٹھ بولیں۔

ان جھوٹے چھوٹے جھوٹے حملوں سے امیر جنسی کا نام و استداد کے خلاف مصنف کا چہرہ اچھا آئینہ نہیں ہوا۔ ان کے عقیدے کی صورت اور ان کے بیان کا زور ڈرامہ کا مطالعہ سے ہی معلوم ہو گا ہے۔ بلکہ اگر ہم فراموش کر دیا جائے کہ یہ ڈرامہ کب اور کس نے لکھا تو اسٹاڈو گہا جائے گا کہ اور اور کھلی آدب میں امیر جنسی کے خلاف اشارہ

دیا گیا ہے۔ ان مواقع پر مکالموں کے درمیان ایک عمومی اور تمام کے درمیان لفظی اور جملہ سے جوڑنے کی سہولت،
درستی، اور مکالموں کی ادائیگی اور حرکات و سکنات میں ہر اطراف کے نقطہ نظر کو پیش نظر رکھنا
مؤثر ہے۔

اس میں بہ خیال درست نہیں ہے کہ اس ڈرامہ کو اسٹیج پر پیش کرنا ڈرامہ سے الگ نوعی
مشکلات اور مسائل پیدا ہیں۔ "فضحا" کے کردار کھلے ایک اسے ماسک (Mask) کی صورت
میں جس کے ذریعہ وہ خود کی شکل کو اور اس کے خیالوں کو پیش کرتا ہے اور اس کی گنجائش میں
جائے یا ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو منتخب کر کے اور
محل پر چند بنیادی تبدیلیاں ہوتے کار لاکر اس میں سے پیش کیا جاتا ہے۔

Ahmed
18/7/20